مقالات :

تحریر: محمد عجاج الخطیب
ترجمہ: جناب محمد مسعود عبدہٗ
(قسط: ۸)

اسماء وصفات باری تعالیٰ

اسماء اللہ الحسنیٰ کے معانی

۱۱۔ المتکبّر:

یعنی عظیم ذات، صاحب کبریاء!

تکبّر کی اصل، امتناع و عدمِ انقیاد ہے۔ اور یہ مخلوق کی حد تک مذموم فعل ہے۔ اسی لیے بعض اہلِ علم نے کہا ہے کہ "متکبّر" وہ ہے جو ہر نقص سے انکار کرے اور اپنے تئیں ایسی بڑائی کا حامل سمجھے، جس کے وہ لائق نہیں ہے ــــ بناء بریں مخلوقات کی صفات سے اپنے آپ کو بلند تر جانے اور سرکش ہو جائے۔

لیکن اسماء الحسنیٰ کے ضمن میں "المتکبّر" وہ ذات ہے، جو کبریائی کی حامل ہے ــــ کبریائی سے مراد عظمت و اقتدار ہے اور یہ کمالِ ذات اور کمالِ وجود سے عبارت ہے۔ چنانچہ یہ اللہ عزّوجلّ کی صفات میں مدح ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا اس صفت سے کسی کو بھی متصف نہیں کیا جا سکتا۔ کیوں کہ خالق سبحانہٗ وتعالیٰ کی صفت: "لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ"[1] ہے۔ یعنی "اس کی مثل کوئی چیز بھی نہیں!"

اللہ تعالیٰ مخلوقات کی صفات سے ارفع وبلند تر ہے، اس کی ذات ہر قسم کے عیب ونقص سے پاک ہے۔ کبریائی اسی سے مخصوص ہے، اور کمالِ ذات وصفات و

---

[1] الشوریٰ : ۱۱

افعال کے لحاظ سے یہ اسی کا وصف! ـــــ لیکن مخلوق چونکہ نقص و عیب اور امراض و عوارض سے محفوظ نہیں ہے، لہٰذا مخلوق کو اس صفت سے متصف کرنا خلافِ حقیقت بھی ہوگا اور مذموم بھی! چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ تکبّر کی بیماری میں مبتلا شخص جاہل ہونے کے باوجود اپنے تئیں عالم کہلانا پسند کرتا ہے ـــــ کنجوس ہونے کے باوجود سخی، اور بزدل ہونے کے باوجود اپنے آپ کو بہادر سمجھتا ہے۔ چنانچہ تکبر کی مذمّت اور تواضع و انکساری کی ترغیب میں بہت سی احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وارد ہیں ـــــ مثلاً آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے:

"انّ اللہ اوحیٰ الیّ ان تواضعوا، حتّٰی لا یفخر احدٌ علیٰ احدٍ، ولا یبغی احدٌ علیٰ احدٍ"[1]

"اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی فرمائی ہے کہ (میں لوگوں کو بتلادوں) تواضع اختیار کرو، کوئی بھی کسی دوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ ہی کوئی کسی دوسرے پر بڑائی کا اظہار کرے۔"

نیز فرمایا:

"الا اُخبرکم باھل النّار؟ کُلُّ عُتُلٍّ جَوّاظٍ مُستکبِرٍ"[2]

"عُتُلّ"، عین اور تار کے ضمّہ، لام کی تشدید کے ساتھ، یعنی "سخت دل، جفاکار" ـــــ "جَوّاظٍ"، جیم کے فتحہ اور واؤ کی تشدید کے ساتھ، یعنی "جمع کرنے والا" (نیکی سے) روکنے والا" کہا گیا ہے، اس کا معنیٰ "مختال" (اترانے والا) بھی ہے ـــــ معنیٰ یہ ہوگا:

"کیا میں تمہیں جہنّمیوں کے بارے آگاہ نہ کروں؟ ـــ یہ سخت مزاج، خود سر، اترانے والے اور تکبّر کرنے والے لوگ ہیں!"

ایک اور موقع پہ ارشاد فرمایا:

"ثلاثة لا یدخلون الجنّة، الشیخ الزّانی والامام الکذّاب والعائل المزھو"[3]

---

[1] مسلم، ابوداؤد، ابنِ ماجہ، التّرغیب والتّرھیب ج ۳ ص ۵۵۸۔

[2] بخاری، مسلم، التّرغیب والتّرھیب ج ۳ ص ۵۶۳، حدیث ۱۶۔

[3] التّرغیب والتّرھیب ج ۳ ص ۵۶۵، حدیث ۲۴

”تین آدمی جنّت میں داخل نہ ہوں گے : بوڑھا زانی، جھوٹ بولنے والا امام اور ناز سے چلنے والا متکبّر، جو دوسروں کو اپنے مقابلہ میں حقیر سمجھے۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا :

”لا یدخل الجنّۃ من کان فی قلبہٖ مثقال ذرّۃ من کبرٍ، فقال رجل : انّ الرّجل یحبّ ان یکون ثوبہ حسنا و نعلہٗ حسنا؟ قال : انّ اللہ جمیل یحبّ الجمال، الکبر : بطرالحقّ وغمط النّاس۔“ ؎۱

”ایسا شخص جنّت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرّہ برابر کبر ہو۔“ اس پر ایک آدمی بولا، (”اللہ کے رسولؐ !) اگر کسی کا اچھا کپڑا یا اچھا جوتا پہننے کو جی چاہے تو؟“ آپؐ نے فرمایا، ”اللہ تعالیٰ خود بھی صاحبِ جمال ہیں اور جمال کو پسند بھی فرماتے ہیں ــــ کبر یہ ہے کہ انسان تکبّر سے حق بات کو ٹھکرا دے اور لوگوں کو گھٹیا جانے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) بیان فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا :

”من تعظّم فی نفسہٖ او اختال فی مشیتہٖ لقی اللہ تبارک و تعالیٰ وھو علیہ غضبان۔“ ؎۲

”جو شخص عُجب و خود پسندی کا شکار ہو یا اکڑ اکڑ کر چلے، اللہ تبارک و تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ (اس کا رب) اس پر غضبناک ہوگا۔“

جب کہ تواضع کے بارے آپؐ کا ارشادِ گرامی یہ ہے کہ :

”من تواضع للہ درجۃ یرفعہ اللہ درجۃ حتّٰی یجعلہ اللہ فی

؎۱ مسلم، ترمذی، الترّغیب والترّھیب ج ۳، ص ۵۶۷، حدیث ۳۱۔

؎۲ طبرانی۔ حاکم نے بھی اسی طرح اس کو بیان کیا، اور ”علیٰ شرط مسلم“ صحیح قرار دیا ہے، نیز دیکھیے الترّغیب والترّھیب ج ۳ ص ۵۶۹، حدیث ۳۸۔

اعلیٰ علیّین "۔ ؎[1]

"جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے تواضع وانکساری کو جس قدر اپناتا ہے، اسی قدر اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتے ہیں، حتیٰ کہ اس کا ٹھکانا اعلیٰ علیّین میں بنا دیتے ہیں۔"

——— مختصر یہ کہ تکبّر خالق کے حق میں مدح ہے اور مخلوق کے حق میں ذم!

۱۲۔ "الخالق":

یعنی پیدا کرنے والا، اندازہ ٹھہرانے والا ——— چنانچہ اس نے تمام اشیاء کو اپنے ارادہ ومشیت سے پیدا کیا ہے۔ نیز یہ کہ جس کو جیسا چاہا، ویسی ہی صورت اور ویسی ہی ہیئت دے کر اسے تخلیق فرمایا ——— اللہ رب العزت نے اپنی اس صفت کا اعلان استفہامیہ انداز میں بھی فرمایا ہے:

" هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ ؟ " (فاطر: ۳)

"کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور بھی کوئی خالق ہے؟

(جاری ہے)

؎[1] "الترغیب والترھیب ج ۳ ص ۵۶۰، حدیث ۱۷۔

- خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں، ورنہ تعمیل ممکن نہ ہوگی۔
- طالب علموں کے لیے "حرمین" کا رعایتی زرِ سالانہ مبلغ تیس روپے ہے۔
- پانچ مستقل خریدار مہیا کرنے پر ایک سال کے لیے "حرمین" مفت جاری کیا جائے گا۔

(مینجر "حرمین")